

آزادی

۶



اس نظم کی حدریس کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- کسی بھی نظم یا نثر کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھ سکیں۔
- تنقید اشعار کو درست تلفظ، لب و لہجہ، تیار چڑھاؤ اور ضرورت کے مطابق تاثر کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- کسی بھی نثر پارے / نظم میں موضوعات کی شناخت کرتے ہوئے مصنف اور قارئین کے نقطہ نظر کے ساتھ اس کی وضاحت کے لیے اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔
- کسی ادبی، علمی یا صحافتی موضوع پر اپنے مطالعے، تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں استدلال، درست تلفظ اور عمدہ لب و لہجہ کے ساتھ زبانی (فی البدیہہ) اور یا دی ہوئی تقریر کر سکیں۔
- مجازی (ادبی) اور اصطلاحی (علمی) محضر میں گفتگو کر سکیں۔

پڑھیں



عبادت ہے سراپا جذبہ تعمیر آزادی
شہادت مستقل اک سُرخِ تحریر آزادی
جہاں آزاد کر سکتے نہ ہوں تقریر آزادی
وہ آزادی مری نظروں میں ہے تعمیر آزادی
مجھے ہر نامناسب، بات پر تنقید کا حق ہے
مری تقریر سے تعبیر ہے تعمیر آزادی
مجاہد کوہ و دریا کی حدوں میں رہ نہیں سکتے
ہماری جنگ ہو گی جنگ عالمگیر آزادی
غلامی کے دھوئیں اڑنے لگے بہر پئے کانپے
فضاؤں میں جو گونجا نالہ شب گیر آزادی
جو کہنا تھا اُسے سب کہہ گیا قرآن کے پردے میں
زمانہ حشر تک کرتا رہے تعمیر آزادی

لہو برسا، بے آنسو، لئے رہو، کئے رشتے
 ابھی تک نامکمل ہے مگر تعمیرِ آزادی
 تعجب ہے غلامی کے شبستانوں کی زینت ہے
 کھنٹی ہے جو ہمارے خون سے تصویرِ آزادی
 غلام ابنِ غلام اپنی وراثت کیوں سمجھتے ہیں
 ہوئی ہے جب ہمارے نام پر تعمیرِ آزادی
 رہے گادینِ فطرت پھیل کر اقصائے عالم میں
 نہیں ہے یہ خطِ تقدیرِ آزادی
 تڑپ کر بزم میں دانش چلے آئے ہیں پروانے
 اندھیروں سے مگر پھوٹی نہیں تصویرِ آزادی
 (فصل سلاسل)

احسان دانش (۱۹۱۴ء-۱۹۸۲ء)

احسان الحق نام، دانش متخلص ہے۔ کاندھلہ میں پیدا ہوئے والد کا نام قاضی دانش علی تھا۔ غربت کے باعث پانچویں جماعت سے آگے تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ روزگاری تلاش میں در بدر کی خاک مزدوری کی غرض سے لاہور آئے۔ زیرِ تعمیر پنجاب یونیورسٹی لاہور کے لیے ایک مزدور کے طور پر بھی کام کیا۔ وہ دن کو ملازمت کرتے اور رات کو مطالعہ کرتے وہیں اربابِ فاضل کے محنت بھی مقرر ہوئے اپنی کوششوں سے لاہور میں ایک ذاتی کتب خانہ مکتبہ دانش کے نام سے قائم کیا۔ احسان دانش پاکستان بننے سے پہلے ہی لاہور آگئے تھے۔ یہاں محنت مزدوری کرتے تھے۔ کتابوں کی ایک دکان سے روزگار کا آغاز کیا۔ شعر و شاعری سے دلچسپی بچپن ہی سے تھی جس نے علم کی لگن کو ہمیشہ تازہ رکھا اور ذاتی مطالعے کے باعث انھوں نے مختلف علوم پر قابلِ رشک دسترس حاصل کی۔ انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے جا بجا عزم، عمل، اخلاق، اصلاحِ انسانی، تعمیرِ اتحاد اور جدوجہد کا سبق دید۔ ان کے اہم موضوعاتِ قلم و افلاس کے خلاف جہاد اور مزدور طبقے کی حالتِ زار کا بیان ہے یہی وجہ ہے کہ انھیں شاعرِ مزدور کے نام سے جانا جاتا ہے۔ انھوں نے مزدوروں اور کسانوں کی حالتِ زار کی نہایت عمدہ عکاسی کی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی شاعری میں دینی حمیت، حب الوطنی اور مشرقی روایات کا نگہس پایا جاتا ہے۔

احسان دانش قادرِ الکلام شاعر تھے۔ انھوں نے غزل اور نظم دونوں میں اپنی نورِ فکر اور قدرتِ بیان سے اونچا مقام حاصل کیا۔ زبان و بیان کے تخلیقی استعمال کے ساتھ ساتھ وہ جدتِ فکر کے نمائندہ بھی تھے۔ وہ فطرت اور انسان کے مابین تعلق کو موضوع بناتے تھے اور حیات و کائنات کے بارے میں فکرِ انجیز نتائج اخذ کرتے تھے۔ تصانیف: ”درو زندگی“، ”غیر فطرت“، ”پرائیڈ“، ”آتش خاموش“ اور ”شیرازہ“ ان کے اہم شعری مجموعے ہیں۔ یہ کلیات احسان دانش میں شامل ہیں۔ ”جہان دانش“ اور ”جہاں دگر“ ان کی خود نوشت سوانحِ عمریاں ہیں۔ مترادفات اور صرف و نحو اہم لغات ہیں ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں حکومت نے انھیں ستارہ امتیاز ایوارڈ سے نوازا۔



۱۔ نظم کے اہم نکات کا خلاصہ لکھیں۔

۲۔ اقبال کی نظم درست تلفظ، لب و لہجہ، اتار چڑھاؤ اور ضرورت کے مطابق تاثر کے ساتھ پڑھیں۔

چمن و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا
توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشان ہمارا
دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا
تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشان ہمارا
مغرب کی وادیوں میں گونجی ازاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سل روایاں ہمارا
باطل سے دہنے والے اے آساں نہیں ہم
سو بار کرچکا ہے تو امتحان ہمارا
اے گلستاں اندلس! وہ دن ہے یاد تجھ کو
تھا تیری ڈالیوں پر جب آشیاں ہمارا
اے موجِ دجلہ! تو بھی پہچانتی ہے ہم کو
اب تک ہے تیرا دریا افسانہ خواں ہمارا
اے ارضِ پاک! تیری حرمت پہ کٹ مریں ہم
ہے خوں تری رگوں میں اب تک رواں ہمارا
سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا
اقبال کا ترانہ بانگِ درا ہے گویا
ہوتا ہے جادہ پیا پھر کارواں ہمارا

سہ احسان دانش نے اس نظم میں آزادی کے جذبے اور آزادی کے ثمرات کے حوالے سے بات کی ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں نے انگریزوں اور ہندوؤں سے آزادی کے حصول کا نعرہ اس لیے لگایا تھا کہ انھیں ایک ایسا ملک میسر آ سکے جس میں انھیں معاشی، سماجی، معاشرتی اور سیاسی حوالے سے ترقی اور نمو پذیری کے مواقع میسر آئیں گے۔ انگریزی دور اقتدار کی طرح آزاد ملک میں تحریر و تقریر پر کسی قسم کی کوئی قدغن نہ ہوگی۔ طلبہ اس نظم کو پڑھ کر اس میں درج مختلف موضوعات کی شناخت کریں۔ شاعر اور قارئین کے نقطہ نظر کے ساتھ اس کی وضاحت کے لیے اپنی اپنی رائے دیں۔

۴۔ مجازی اور اصطلاحی محضر

لغت میں لغوی معنی کے علاوہ کسی لفظ کے مجازی معنی بھی ملتے ہیں اور ان کو لغوی معنوں کے بعد درج کیا جاتا ہے۔ مثلاً ”چال“ کے مجازی معنی روش اور رویہ کے ہیں۔

کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے لغوی اور مجازی معنوں کے ساتھ ساتھ دیگر مفہام میں اصطلاحی معنی بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً ”چال“ کے اصطلاحی معنی دھوکا اور فریب دینے کے ہیں۔ اسی طرح اصطلاحاً شطرنج کے ایک مہرے کو ایک گھر سے دوسرے گھر میں لے جانے کو بھی چال کہتے ہیں۔
❖ مجازی اور اصطلاحی محضر کو پیش نظر رکھتے ہوئے تمام طلبہ ”آزادی“ کے موضوع پر ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کریں۔

سرگرمی



”انفارمیشن ٹیکنالوجی“ کے موضوع پر اپنے کالج میں ایک سیمینار منعقد کرائیں اور اس میں خود بھی اپنے مطالعے، تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں استدلال، درست تلفظ اور عمدہ لب و لہجہ کے ساتھ زبانی (فی البدیہہ اور یاد کی ہوئی) تقریر کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

• طلبہ کو متقین کریں کہ روزانہ اپنی پسند کا کوئی پروگرام (خبریں، ڈرامے، فیچر وغیرہ) دیکھیں یا سنیں اور جائزہ لیں کہ ان میں کس قسم کے مسائل کو موضوع بنایا گیا ہے پھر جماعت میں آکر ساتھی طلبہ کو نظم کے اہم نکات پر اشارات دیجیے تاکہ وہ ان اشارات کی مدد سے اہم باتوں کو محدود الفاظ میں تبدیل کر سکیں۔

